حضرات ناظرین اس تصنیف متین کے مصنف حق بین حق گزین حق نیوش

جناب مولانا مولوی سید اخلاص حسین صاحب سہسوانی نقوی مودودی

چشتی نظامی دام مجدہ السامی ہیں جناب موصوف **مفتی لطف اللہ صاحب صدر**

ندوہ سے کمال اخلاص عقیدت اور **ڈپٹی سید اشفاق حسین صاحب داعی**

ندوہ سے قریبہ قرابت رکھتے ہیں **مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ** او جناب کو

معین ملت نبویہ لکھتے ہیں مولانا ممدوح اس رسالہ میں اپنی اوس پریشانی

کو ظاہر فرماتے ہیں جو خطوط **مفتی صاحب** دربارہ **فتوی** مطبوعہ جوڑ حیدرآباد کے

ملاحظہ سے لاحق ہوئی کہ ادھر تو مفتی صاحب سے حسن عقیدت ادھر کذب سے نفرت مذہب حق

سے کمال محبت۔ بر ظاہر کہ ایک عالم بزرگ معتقد ہیں متقی مفتی کے قلم سے حجت دائمی کا اثبات **صدیقا**

انکار اور عقائد و مسائل حقہ پر مہر فرماکر ایسی **حیلہ ہای دور از کار** اونکے حق میں موت سے

بڑھکر اور عقبات ال تحقہ۔ یہ رسالہ سخت مرہی لہذا انہم دام حصہ ہی **مصاصی** آگے اس رسالہ

کا تاریخی نام لوث رکھا جاتا ہے

حادثہ جانکاہ مفتی لطف اللہ

السلام ۱۳

مولانا موصوف نے اس کلمہ میں تمام علمای **ندوہ** خصوصا **مفتی** صاحب و **ناظم**

صاحب و **حقانی** صاحب و شاہ **سلیمن** صاحب و سید **محمد شاہ** صاحب امروہی **و شاہ امانت اللہ**

صاحب غازیپوری سے مخاطبہ اور رونیا مسب بادشاہ قہار جبار کا دربار اور ندوہ **ناظم کی تحریری**

اقرار یاد دلاکر جواب کا مطالبہ فرمایا ہے اگر اب بھی حضرات انکو **سکوت ہی رہی** تو سوا دعا کے علاج کیا ہے۔

(حسب فرمایش مصنف)
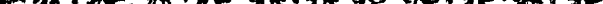
مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ العلیم ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرات ناظرین مین ایک مسلمان سنی المذہب جلسہ مقدسہ ندوۃ العلما کا دلی خیر طلب اور سراج علمای ندوہ حضرت مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب کا دلی معتقد و خواہان ادب ہوں اس تحریر سے میرا مقصود نہ کسیکی طرفداری نہ کسیکا رد نہ مجھ مین اسکی لیاقت بلکہ یہ مطلب ہے کہ اپنے خفیہ شکوک محض بنظر تحقیق حق حضرات علمای ندوہ خصوصاً حضرت مفتی صاحب صدر ذیقدر و مولانا سید محمد علی صاحب ناظم و مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی مولانا سید شاہ سلیمان صاحب پھلواری و مولوی سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری و مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی بہاری اراکین اعظم ندوۃ العلما کے حضور عرض کروں کہ آج قابل خطاب رکھوت مین یہی حضرات گویا اس مقدس انجمن کے ستون ضروریہ ہین تاکہ یہ صاحبان کرام میرے شکوک واوہام جستہ رفع فرما کر ثواب آخرت لین اور بے اعتنائی و سکوت ورزی سے علاوہ مواخذہ اخروی ایک معتقد مخلص کے وساوس کو ترقی نہ دین انحضرات علمای ندوہ خدا لیقین لائیے مین بلا رو رعایت اغیر نفسانیت عرض کرتا ہون کہ مجھکو حضرت مولانا مفتی لطف اللہ صاحب کیساتھ جو تعلق عقیدت تھا میرا ہی دل خوب جانتا ہے مین اونکو فقط عالم ہی نہ جانتا تھا بلکہ فخر العلما گمان کرتا تھا۔ مین اونکو متقی مین اونکو مقدس بزرگ سمجھتا تھا۔ اور اب بھی ایسا سمجھنے مین عذر ہے اگر میرے وہ شکوک للہیت و حقانیت کے طور پر رفع فرما دیے جائین جو اونکی خطوط دیکھنے سے خود بخود ایک پر زور جوش کے ساتھ تحقیق طلب دل کے دامنگیر ہوتی ہین۔ افسوس وہ نرالے خط وہ عجب والے خط وہ متعجب خیز خط وہ حیرت انگیز خط وہ مجمع

ہر لفظ وہ منبع ہر غلط سے ستم ہے وہ خط علما کے وہ خط غلط کردہ غلطا کے وہ خط عجب کہ ندوہ لکھا کہ
وہ خط بجای مفتی بنایا غلطی وہ سخط پر مہر وہ عتاب ان خطا ہے جو وہ خط کا ل خطر کے دو ثلث اور
ناصل نامت ہی راقم کی رای غلطی جنکو حضرات اراکین ندوہ نے بحریر **مولوی عبد الوہاب صاحب**
بہاری **وشمیمہ روہیلکھنڈ گزٹ** وغیرہ مین بار بار تیکرار چھپوا کر شائع کیا ہی مین عرض نہین
کرسکتا کہ اون کے مطالعہ سے میرے دل کی حالت کسقدر دگرگون ہو گئی ہے کاش مین **مفتی صاحب** کے
مسائل سے واقف ہوتا اور اگر واقف تھا تو ان خطوط کو نہ دیکھتا اور اگر دیکھے تھے تو حضرت **مولانا محمد**
عبد القادر صاحب بدایونی کے خط مباہلہ کو نہ دیکھتا جسکو وہ خود نے ایام ندوہ بریلی مین مفتی صاحب
کی خدمت عالیہ مین مولانا محمد ابراہیم صاحب بریلوی تلمیذ التلمیذ مفتی صاحب اور مولانا مولوی محمد
فضل المجید صاحب فاروقی کے ہاتھ بتوسط جناب **مولوی سید محمد شی صاحب** مختار بریلی کے بھیجا تھا اور اگر ان سب کو دیکھا تھا تو کاش یہان مع مسجد بریلی کے معرکہ مین موجود نہ ہوتا جسمین
اون بزرگوار کا اصرار اور مفتی صاحب کا انکار دیکھا جلد قدم بڑھاتا وہ امیر الدین شاگرد کا پہنچے ہوئے لیے جانا
یہ قسمت کا لکھا سب کچھ ان آنکھوں نے دیکھا ہوا ہے یہ وہ تصویر آنکھون کے تلے پھر جاتی ہے دل عقیدت
منزل پر قیامت گزر جاتی ہے مین اس وقت عجب غیظ کی حالت مین تھا بے اختیار کہہ رہا تھا کہ ای کاش یہ
کمبخت **ندوہ** پیدا نہوتی یا پیدا ہوئی تھی تو **بریلی** نہ آتی یا **بریلی** آئی تھی تو ہمارے پاکیزہ مقدس حضرت
مفتی صاحب اس کے صدر نہ بنتے یا صدر بنتے تو پار سال کی طرح اب بھی رخصت نہ پاتے
یا رخصت ملی تھی تو ریل ٹوٹ جاتی بریلی نہ آسکتے یا بریلی بھی آ لے تھے تو اپنی شان اپنے منصب اپنے فضل
کے موافق حق ظاہر فرماتی کمبخت اراکین کے دام تزویر مین نہ پھنس جاتے حضرات مین ان امور کو کس
دل سے بیان کرون کس قلم سے لکھون انکا جو صدمہ ہے میرا دل ہی جانتا ہے اب مجھے اپنے درد کا علاج
کر لینے دیجیے میرے غم کا فسانہ سن لیجیے اے **حضرات علمای ندوہ** مین جو شکوک پیش کرتا ہون اگر یہ حق
سبحانہٗ تعالی کے نزدیک ٹھیک اور نفس الامر مین صحیح ہین تو مجھے آپ سے کچھ دعوی نہین آپ جانین اور
آپ کا کام مذہب جانی اور اوسکے علمای اعلام ہین عالم نہین مولوی نہین قاضی نہین مفتی نہین کچھ نہین

کا جو ہیں ڈپٹی نہیں پر ایسے انتظام سے مجھے کیا کام آخر یہ غیر صحیح ہیں اور خدا کے یہاں ان پر مجھ سے مواخذہ کا محل
ہو تو اگر آپ ان کا جواب نہ دیں گے اور مخلوق ہدایت نہ پائیگی تو منیاکی روز جزائے خدائے تعالیٰ کے حضور آپ کا گریبان ہوگا اور
نبرا ہاتھ **یاد کیجیے** روئداد سال اول صفحہ ۱۵۔ ناظم صاحب کا التماس کہ "یہ **ایک دینی** اور قومی کام ہے
اور اوسکی **اصلاح** ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ اگر مجھ سے کسی امر میں غلطی ہو جائے تو زبانی یا بذریعہ تحریر آپ
خادم دین کو مطلع فرمائیں۔ یہ خادم اوسے نہایت ممنونی کیساتھ **قبول** کریگا یا **عذر** پیش کریگا"
یاد کیجیے روئداد سال دوم صفحہ ۶۲۔ ناظم صاحب کا قول۔ "اب اگر ان حضرات کو جواب نہ دیا جائے تو عام
طور سے لوگوں کو ندوہ سے بد دلی ہوگی اور واقع میں بھی بہت نامناسب ہے کہ ناشیاں ہمیشہ کی مجلس ہو اور لوگ
اوس سے کسی امر کی ہدایت چاہیں اور وہاں سے ہدایت نہ کیجائے قطع نظر ایک بدنامی اور بد دلی کے
سبب ہمارے نزدیک مواخذہ اخروی کا بھی خوف ہے جب مجمع علما سے اونہیں ہدایت نہ ہوئی تو اور کون ہدایت کریگا"
اب میں اولاً **مفتی صاحب** کے فتوے کو رسالہ جو دربارہ حیدرآباد سے لفظاً لفظاً نقل کرتا ہوں۔

سوال۔ جو شخص کلمۂ طیبہ پر ایمان رکھے اور ہمارے قبلہ کیطرف سجدہ کرے مگر دیگر ضروریات دین کا مانند
فرضیت زکوۃ یا صوم رمضان کا منکر ہو تو بموجب مذہب اہل سنت آیا مسلمان اور داخل اہل قبلہ قرار
دیا جائے گا یا کافر

الجواب ایمان نام ہے تصدیق جمیع ضروریات دین محمدی کا پس جو شخص ایک امر کا بھی ضروریات
دین محمدی سے مثل فرضیت صوم رمضان یا زکوۃ کے انکار کرے وہ قطعاً کافر ہے اور جو اوسکو
کافر نجانے وہ بھی کافر ہے۔ اور مجرد کلمہ پڑھ لینے اور نماز ہماری قبلہ کیطرف ادا کر لینے سے باوجود
انکار ایک امر ضروری دینی کے بھی ہرگز اطلاق مسلمان ہونیکا شرعاً صحیح نہوگا تصریح اسکی فتاوی
شاہ عبد العزیز وغیرہ میں موجود ہے

سوال جو شخص باوجود ادعای اسلام کے وجود خارجی ملائکہ یا حقیقت جنت و نار کا جیسا کہ عام
اہل اسلام کا عقیدہ ہے انکار کرے۔ اور آیات محکمات قرآنی میں تاویل کرے اور احکام شریعت
کے ساتھ تمسخر کرے آزادی کا دم بھرے تو اوس کا کیا حکم ہے۔

الجواب نصوص قطعیات محکمات سے حصست وجود ملائکہ و جنت و نار کی موافق فہم عامۂ اہل اسلام کی قطعاً ثابت ہے پس اسکا انکار کفر ہے اور تاویل کرنا ایسی باتون مین دافع کفر نہین ہو سکتا جیسے بعض مشائخ جہال و امرای زمانۂ حال نیچریہ باطنیہ ضلال شریعت کی احکام کی نئی نئی تراشتے ہین اور آزادی کے دلدادہ ہین یہ لوگ قطعاً کافر ہین اور اونکی تاویل ہین لغو ہے تصریح اسکی شرح عقائد وغیرہ مین موجود ہے

سوال جو شخص وحدہ کلمہ پڑھنے اور نماز ادا کرنیکے اعتقاد رکھے کہ قرآن مجید مین حضرت عثمان وغیرہ نے اپنی طرف سے لفظ مان بالتغیر کر دیا ہے یا کہے کہ جناب سید المرسلین بھی تبلیغ مین تغیر کر لیا کرتے تھے تو اوسکا کیا حکم ہے۔

الجواب ایسا شخص بموجب مذہب اہلسنت کی قطعاً کافر ہے اور باوجود ان اعتقادات کفریہ کی صرف کلمہ پڑھ لینے اور کعبہ کیطرف نماز ادا کر لینے سے مسلمان نہین شمار ہو سکتا تصریح اسکی کتاب شفا وغیرہ مین ہے

سوال جو شخص حضرات شیخین یا حضرات ختنین کو معاذ اللہ ناری بتلاوے اور سب و تبرا کو جائز ٹھہراوے اوس کا کیا حکم ہے۔

الجواب سب شیخین مکرمین کو بہت کتب فقہ مین کفر لکھا ہے اور یہی مذہب مختار حضرت شیخ مجدد صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب کا ہے اور سب ختنین کو بھی شاہ صاحب کفر ٹھہراتے ہین اور بعض کتب کلامیہ سے گمراہ اور مبتدع ہونا روافض اور خوارج کا ثابت ہے بہرحال بغض اور احتراز اون سے ضروریات مذہب اہلسنت سے ہے۔

سوال جو شخص حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ یا دیگر ائمہ اہل بیت کو حضرات انبیای کرام علیہم السلام سے یا حضرات شیخین سے عند اللہ مرتبہ مین افضل بتاوے اوسکا کیا حکم ہے

الجواب جو شخص مولی علی کرم اللہ وجہہ یا دیگر ائمہ کو کسی پیغمبر سے مرتبہ قرب الٰہی و کثرت ثواب مین افضل بتاوے وہ قطعاً کافر ہے اور جو اونکو حضرات شیخین سے افضل و اکرم عند اللہ

مرتبہ ولایت رب الارباب وکثرت ثواب مین قرار دی وہ شخص بموجب تحقیق جمہور محققین اہلسنت وجماعت کی مبتدع ہے تفصیل اسکی مکتوبات شیخ مجدد صاحب وغیرہ مین ہے

سوال مبتدع کی کیا تعریف ہے اور شرعاً بموجب مذہب اہل سنت کی کیا حکم ہے

الجواب مبتدع کہتے ہین مخالف عقائد اہل سنت وجماعت کو پھر اگر انکار ضروریات دین کا کرتا ہے تو قطعا کافر ہے اگرچہ کلمہ پڑہے اور نماز طرف قبلہ کی ادا کرے اور اگر باوجود اعتقاد حقیت جملہ ضروریات دین اسلام کے کسی دوسرے عقیدہ ضروریہ اہل سنت کا منکر ہے تو بدمذہب ہے خاطئ استعمال مبتدع کا اسی قسم پر ہوا کرتا ہے مبتدعین ضالین یعنی بدمذہبون کا حکم شرح مقاصد وغیرہ کتب عقائد مین فرمایا ہے وحکم المبتدع البغض والاہانۃ والرد والطرد شاہ صاحب تفسیر عزیزی مین نقل فرماتے ہین۔

من داہن مبتدع سلبہ اللہ حلاوۃ الایمان ومن تحبب الی مبتدع نزع اللہ نور ایمانہ من قلبہ

شیخ مجدد صاحب مکتوبات مین فرماتے ہین فساد صحبت مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافر است الخ

سوال جو شخص کہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی بلحاظ خیالات واعتقاد کے اسقدر مختلف ہین کہ اگر اوسپر خیال کیا جائے تو شرکت اسلامی بھی نہ رہے اسلیے کہ ایک شی حنفیہ کے یہان فرض یا واجب اور شافعیہ کے یہان حرام یا مکروہ ہے وبالعکس اور فرض کو ممنوع یا حرام کو حلال کہنے والا کافر ہوتا ہے تو فقط یہ قول اوسکا کیسا ہے

الجواب یہ قول غلط محض ہے ان چارون مذاہب مین اگرچہ فروع عملیہ کا اختلاف رحمت ہے مگر اصول اعتقادیہ مذہبیہ مین متفق ہین اور ایک دوسرے کو گمراہ نہین جانتا کما ہو مصرح فی محلہ اور یہ وہم کہ جب ایک مذہب مین ایک شی حرام ہے اور دوسرے مذہب والے اوسکو حلال کہتے ہین یا بالعکس اور تحریم حلال یا تحلیل حرام مستلزم کفر ہے یہ محض مغالطہ فاسدہ ہے کہ تحریم حلال وتحلیل حرام سے اوسوقت کفر لازم آتا ہے جب حکم قطعی حلت یا حرمت کا بالاجماع ضرورۃً ثابت ہو سو بحمد اللہ تعالی یہان اوسکا نام ونشان تک بھی نہین۔

سوال غیر مقلدین زمانہ حال جنکو ہرگز لیاقت اجتہاد نہین بلکہ فہم محاورات قرآن و

حدیث کی بھی طاقت نہین با اینہمہ تعین حضرت امام الائمہ امام اعظم کو بلکہ خود حضرت امام
کو مخالف قرآن بتاتے ہین اور اونکا اتباع یعنی خدا اور رسول ٹھہراتے ہین اور بہت
مسائل خلاف اجماع ائمہ اربعہ اہل سنت کو حق بتاتے ہین اور ایسے مضامین کے رسائل پھیلاتے ہین
اون کا کیسا حکم ہے۔

الجواب یہ اشخاص گمراہ اور خارج از مذہب اہل سنت ہین اور عقائد و خیالات اونکے مخالف
شریعت ہین کہ بعض مستلزم کفر ہین اور بعض مستلزم فسق تفصیل اسکی کتاب فتح المبین
مصنفہ مولوی منصور علیصاحب و فتوی جامع الشواہد مولفہ مولوی وصی احمد صاحب سورتی مین
ہے جسپر بہت اکابر اراکین ندوۃ العلما و دیگر مشاہیر علماے حقانی علما دو امصار ہند وغیرہ
کی مواہیر ثبت ہین پس اون گمراہون کو سنی سمجھنا گمراہی ہے واللہ تعالی اعلم و علمہ جل مجدہ
اتم و احکم حررہ الفقیر عبد القدیر الحنفی النقشبندی الحیدرآبادی عفی عنہ۔ ہذہ الجوابات صحیحۃ لاریب فیہا
حررہ محمد لطف اللہ عفا اللہ عنہ ساکن ضلع علیگڈھ وارد حال حیدرآباد [محمد لطف اللہ ۱۲۸۶] اب حضرت
مفتی صاحب قبلہ کے خطوط مذکورہ سے اون فقرون کو نقل کرتا ہون جو باعث میری
پریشانی و حیرانی و اضطرار و انتشار کے ہوئے ہین۔ حضرات آپ فتوی کو ملاحظہ فرما
لیا اب مفتی صاحب کے فقرون کو بھی دیکھیے۔ مفتی صاحب خط مورخہ ۱۳ رمضان مین
ارشاد فرماتے ہین۔ مولوی عبد القادر صاحب نے ایسے سوالات میرے سامنے نہین پیش
کیے جنمین ندوہ پر اعتراض ہو۔ ہان اور چند سوالات مع جوابات کے لائے تھے جن سے
مقصود اونکو بعض شبہات کا دفع تھا اون جوابات پر مینے دستخط کر دیئے۔ مفتی صاحب
خط مورخہ ۲۶ شوال مین تحریر فرماتے ہین۔ جو دو ورقہ جو حیدرآباد مین چھپوا کر بریلی مین شائع
کیا گیا ہے اوس کے صفحہ سوم و چہارم مین جو سوالات و جوابات مرقوم ہین اون جوابات
کی بیشک مینے تصحیح کی ہے اور مہر کی ہے اونمین کچھ ندوہ کا ذکر نہین نہ اون جوابون سے
ندوہ کو کچھ ضرر پہنچتا ہے صفحہ سوم کی ابتدا مین حامداً و مصلیاً سے پہلے جو عبارت لکھی ہے

یہ نہ تھی اور جوابات کے اخیر میں مولانا عبدالقادر صاحب کا نام لکہا تھا نہ مولوی عبدالقدیر
کا سوائے سوالات وجوابات کے جو کچہ ماقبل و مابعد لکہا ہی تنقیح کیوقت اوسمین سے کچہ نہ تہا"
خط مورخہ ۲۶ رمضان مین مفتی صاحب فرماتے ہین - وہ اوراق جو یہان چھپوا کر بریلی مین شایع کیے
گئے ہین اونکے صفحہ سوم وچہارم اور دوسرے سطر صفحہ پنجم کا مضمون واسطے مہر کرنے کے خاکسار کے پاس
لایا گیا تھا اوس کے اول مین یہ عبارت نہ تھی جو حامداً و مصلیاً سے پہلے لکہی ہوئی ہی اور اخیر مین مولانا
عبدالقادر صاحب بدایونی کا نام تھا ان اوراق مطبوعہ کو دیکھکر نہایت متحیر ہون اور دل مین کہتا
ہون کہ اللہ العالمین یہ معاملہ کیا ہی" اور خط مورخہ ۲۰ رمضان مین اس سوال کے جواب مین
کہ - جو ورقہ مطبوعہ حیدرآباد کے صفحہ ۴ کے سطر اول مین جو حامداً و مصلیاً کے قبل یہ عبارت لکہی ہے
فتوی متعلق اظہار فساد جلسہ ندوۃ العلما منعقدہ لکہنو - یہ عبارت اوسوقت بہی تہی جب آپ کے
سامنے کاغذ واسطے تصویب جوابات اور مہر کے پیش کیا گیا تہا یا نہین - مفتی صاحب ارشاد
فرماتے ہین - جواب - اوسوقت یہ عبارت نہ تہی اگر ہوتی تو مین مہر نکرتا اسواسطے کہ مین ندوۃ العلما
کا بدخواہ نہین ہون روئداد مین اگر بشریت سے کچہ خطا ہوگئی ہی تو اوسکی اشاعت مجکو
پسند نہین مجہے خوب یاد پڑتا ہی کہ جوابات کی اخیر مین جناب مولانا مولوی عبدالقادر صاحب
بدایونی کا نام تہا پرچہ مطبوعہ مین مولوی عبدالقدیر کا نام ہی یہ امر بہی حیرت انگیز ہی اولاً
مجہے اسقدر عرض کر دینا اسمقام پر نامناسب نہین معلوم ہوتا کہ مفتی صاحب نے فتوی کے ماقبل
تمہیدی عبارت اور اپنے مہر و دستخط کے بعد اور علما کے مہرون دستخطون کا اپنے سامنے موجود نہونا
جو ظاہر کیا ہی اوس سے علماء اہلسنت فی الفین ندوہ پر کوئی الزام سمجہنا ستم مالیخولیا ہی فی الواقع
فتوی کے ماقبل ومابعد کی عبارتین اور دیگر علما کی دستخط مفتی صاحب کی مہر کرتے وقت نہ تہی
اور نہ اوسوقت اون کی ہونے کی کوئی ضرورت ہی جس آدمی کو عقل ہوگی وہ سمجہ سکتا ہی کہ تمہیدی
عبارت مولوی عبدالرزاق حیدرآبادی کیطرف سے ہی نہ مفتی صاحب کی جانب سے اور نہ کسی
مقام پر کسی فتوے مین مستفتی مجبور کیا جا سکتا ہی کہ صرف ایک مفتی کی دستخط کرائے اور اور علما

اور مفتیون کے دستخط ذی معنی صاحب کی نسبت جسقدر کا ذنوی ہے کہ اونہون نے اس فتوے کی تصحیح اور
اوراسپر مہر اپنی کی ہے اوسکا صاف صریح اقرار خود مفتی صاحب کے انھین خطوط سے بخوبی ثابت ہے خط
مورخہ ۲۰ شوال مین فرماتے ہین جو ورقہ جو حیدرآباد مین چھپواکر برلی مین شائع کیا گیا ہے اوسکے صفحہ سوم و
وچہارم مین جو سوالات وجوابات مرقوم ہین اون جوابات کی بیشک مین نے تصحیح کی ہے اور مہر کردی ہے
پس یہ شور وشغب کہ فتوے مین چالاکی کیگئی محض بے سود و بے فائدہ ہی نہین بلکہ کھلا جھوٹ اور کمال
بیحیائی بھی ہے اور وہ جو ہدوی صاحبون نے اسی بحث مین **مولوی عبدالغنی** صاحب رکن ندوہ
وشاگرد مفتی صاحب کے دو ایک خط خطوط مفتی صاحب مین شامل کرکے چھاپی مین اونکی خوبیان
ظاہر کرنیکی توکچھ حاجت نہین عبدالغنی صاحب کو وہان حمایت ندوہ مین انکار فتوے کی وہ تیز
وتند چڑھی ہوئی ہے کہ اونہین نہ مفتی صاحب کے لکھے کی خبر نہ اپنی ہی تحریر کا ہوش نہ انکار آفتاب
سے پرہیز جبرسے وہ **مفتی صاحب** کو **جھوٹا** بتاتے ہین مفتی صاحب اونھین **کذاب** ٹھہراتے ہین
اور حضرت خود بھی کہین کچھ کہین کچھ لکھجاتے ہین **مفتی صاحب** کا تو وہ اقرار کہ فتوے مطبوعہ جو ورقہ
حیدرآباد بیشک مین نے مہر کی ہے **شاگرد صاحب** خط ۲۴ رمضان مین فرماتے ہین سوالات متعلقہ
اور غیر مقلدین ودیباچہ کے متعلق تھے باسم مولوی عبدالقادر صاحب نے اون کو ذی ضرور سمجھکر ڈالدیا
فقط شیعہ کی متعلق ایک فتوے اونھون نے مرتب کیا تھا اوس پر مولانا نے دستخط کیے ہین یہی بھی
بہت خاصے فرامفتی ہی صاحب سے آنکھین قرض لیکر دیکھیے کہ فتوے مطبوعہ مین سوالات
صرف متعلق شیعہ ہین یا روافض ودیباچہ وہابیہ وندوہ یہ سب کی متعلق ہین پھر **مفتی صاحب**
کے وہ اقرار تصریح صفحات کہ فلان صفحہ سے فلان تک جو سوال جواب ہین اون پر مین نے
مہر کی ہے جنسے صاف ثابت کہ مفتی صاحب نے اون تمام جوابات کی تصدیق فرمائی اور انتک اوسکا
اقرار ہے مگر **شاگرد صاحب** خط مطبوعہ انڈیا گزٹ بمبئی مین یہ نئی ہانک بولتے ہین جو ورقہ رسالہ
مطبوعہ حیدرآباد پہونچا اوسمین وہ فتوے بھی تھا جسپر جناب مولانا اور نیز مین نے دستخط کیے تھے
حالانکہ وہ سوالات ندوہ سے اصلا متعلق نتھے بلکہ وہ فقط غیر مقلدین جاہلون کو مشرک کہنے مین

[illegible]

یا شیعہ غالیہ کی نسبت دو تین بھی چالاکی سے گڑہ کر ایسا چھاپا جس سے بیوقوف آدمی یہ سمجھی
کہ مولانا کی تصدیق تمام سوالات کی نسبت ہے اب مسلمان اپنی ایمانی نگاہ سے انصاف کرین کہ
یونہ تو یہ مفتی صاحب اس امر مین جھوٹے ہین یا یہ شاگردجی چالاکی سے گڑہ کر کی براہ فریب ہی
وجعلسازی اپنا اور اون کا لکھا مٹاتی اور بزور زبان و زور وبہتان سچے مسلمانون کو نہی جعلساز
بتاتی ہین سچ ہے خویش خود شکست جرم بر فلان بہ بست ؛ ندو با لفوبرین کذب وجعلسازیہا
مکرو زدر خود کسی طعنہ بہ و گر زنی ؛ شرم بنرمہ ندو یا زین زبان درازیہا ؛ مگر بات واجبی نہینگے
چال پوری یہی تھی جو شاگردجی نے چلی کہ سر سے یہ وہ فتوی ہی نہین جسپر مینے اور مولانا نے
مہر کی اب اونھین کہنے کی گنجایش خاصی ہے کہ یہ تو آٹھ سوال ہین وہ کوئی دو تین سوال متعلق
شیعہ وغیر مقلدین تھے یا کبھی یون کہ صرف متعلق شیعہ تھے ندوہ سے اونھیں کچھہ تعلق نہ تھا
اور بعینہ انھین سوالون جوابون کی تصدیق مان کر پھر اونہین ندوہ سے بے علاقہ بتانا جو روش ملانا
مفتی صاحب نے اختیار کی ہم معتقد سہی مگر حق سے چارہ نہین یہ دور از حال عجب ہر زہ بافی اور
خود ہی اپنی تکذیب کو کافی واقع ہوئی قصور معاف یون تو شاگرد ہی استاد پر چڑہے بڑہی رہی
کہ اپنی راہ تو صاف کر لی ایسی ہی جگہ کہتے ہین ع طرفہ شاگردی کہ میگوید سبق استاد را
اے علمای ندوہ خدارا انصاف مفتی صاحب خط مورخہ ۱۳ رمضان مین ارشاد فرماتے ہین
"مولوی عبدالقادر صاحب نے ایسے سوالات میرے سامنے پیش نہین کیے جنمین ندوہ پر اعتراض ہون"
اور خط مورخہ ۲۶ رمضان مین لکھتے ہین۔ "اون جوابات کی بیشک مینے تصحیح کی ہے اور مہر کی ہے
ہے اون مین کچھہ ندوہ کا ذکر نہین نہ اون جوابون سے ندوہ کو کچھہ ضرر پہنچتا ہے"۔ خیال کیجیے جس بندۂ
خدا کی دل مین یہ امر راسخ ہو جو مسلمان اس بات کو یقیناً جانتا ہو کہ مفتی صاحب کی خدمت مین
حضرت مولانا صاحب بدایونی نے فسادات کتاب روئداد کو ظاہر فرمایا اور بریلی بدایون کے
رافضیون کا روئداد کی عبارت پر فخر کرنا بیان کیا کتاب روئداد کی متعدد مقامات جن پر بہت

اعتراض وارد ہوتی تھے ملاحظہ کرائے پہر کتاب روئداد مع اس فتوے کی جسکی تصدیق و تصحیح کا مفتی صاحب کو ان خطوط مین اقرار ہے اون کے ملاحظہ کیواسطے اونکے پاس چھوڑ آئے پہر دو روز کے بعد حضرت مولانا صاحب بدایونی مفتی صاحب کیخدمتمین دوبارہ تشریف لیگئے اور پہر فتوے مع عبارات روئداد جنسے فتوے کو تعلق تہا بالاستیعاب مفتی صاحب کو سنایا اور پہر مفتی صاحب عبارات روئداد دیکھ دیکھکر ہر سوال کی تطبیق اور ہر جواب پر زبانی تصحیح و تصدیق فرماتے جاتے تھے حتے کہ بعض جوابون سے بعض الفاظ کہ واقع مین حق اور مسلک رعایت دورداری مین سخت تھے مثل ضلالت و بطالت وجہالت کی جو مولوی سید محمد علی صاحب ناظم پر پڑتی تھے کٹوا دیے اور اونکی جگہ صرف غلط محض کا لفظ لکہوایا پہر فتوے کو اپنی مہر مبارک سے مزین فرمایا اوسکے بعد مولانا صاحب بدایونی نے بہی مفتی صاحب کی مواجہہ مین اوسپر اپنی تصحیح لکھدی اور پہر مولانا صاحب بدایونی نے مفتی صاحب سے فرمایا کہ آپ خود ایک خط مولوی محمد علیصاحب کو روانہ فرمادین حکو اونکی علم وورع سے غالب امید ہے کہ وہ آپکا خط دیکھکر اغلاط ندوہ کی اصلاح کردینگے مفتی صاحب نے اسکا بہی وعدہ فرمایا جو مسلمان ان تمام واقعات سے واقف ہو اوس شخص کو مفتی صاحب کا یہ فرمادینا کہ "مولوی عبد القادر صاحب نے میری سامنے ایسی سوالات جنمین کہیں ندوہ پر اعتراض ہو کسقدر حیرانی پریشانی مین ڈالنے والا ہے اور کہان تک سوء عقیدت کو بڑہانے والا ہے۔ صاحبو مین بریلی مین بہی موجود تہا مین نے وہ خط بہی دیکہا ہے جو حضرت مولانا صاحب بدایونی نے انہین امور مین مبایلہ کیواسطے بہیجا اور مفتی صاحب نے سکوت محض فرمایا کچہ جواب نہ دیا اگرچہ یہ خط چہپ کر شائع ہو کر حضرات علمائے ندوہ کی نظر سے گذر چکا مفتی صاحب کی نگاہ مبارک سے قلمی و مطبوعہ ہر طرح اوسکا لفظ لفظ لطف حاصل کر چکا مگر اوسکی تہوڑی سی عبارت اسمقام کے متعلق بغرض ملاحظہ ناظرین نقل کرتا ہون حضرت مولانا صاحب بدایونی اوس خط مبارک مین فرماتے ہین " اولاً یہ کہ مین بشہادت علم اپنی رب قدیر علیم وخبیر سمیع و بصیر جل شانہ کی و کفی باللہ شہیدا گزارش

کرتا ہون کہ مین نے بمقام حیدرآباد خدمت والا مین عرض کیا تھا کہ ایک مدت سے بداون و بریلی مین شبہہ
کے رسائل شائع ہوئے ہین اور جہال کو طرح طرح کی دہوکے دیے جاتے ہین کہ علمای محققین ندوہ نے
ثابت کیا ہی کہ جو شخص کلمۂ طیبہ پڑہے اور نماز کعبہ شریف کیطرف ادا کرے وہ ہمارا دینی بہائی ہے
اور اوسکو گمراہ کہنا چہ جائیکہ کافر ٹھہرانا باطل و گمراہی ہی پس جو لوگ شیعہ کو بسبب اونکی عقائد کے
کافر بلکہ گمراہ لکھتے ہین قول اون کا مردود ہی اور اہل قبلہ کے رد مین جو کوشش دکہائی جاتی ہی وہ سب
بیجا ہی وعلی ہذا القیاس اور ایسی مکائد کا منشا رسائل ندوۃ العلما مثل روئداد وغیرہ کی بعض عبارات
ہین جنمین بہت اعتراض وارد ہوتی ہین پس اسکا دفع ضروری ہی تاکہ شیعہ و نیچریہ کو موقع اضلال جہال نہ
ملی اور چند مقامات کتاب روئداد کی ملاحظہ مین گذرانکر مع اوس فتوی کے جسکو مولوی عبدالرزاق صاحب
نے حیدرآباد مین چہپایا ہی اور آپ ابہی تک اوسکی تصحیح کی تصدیق فرمائے ہین آپکی خدمت مین چہوڑ دیا
تاکہ بعد غور و ملاحظہ کی بوقت فرصت اوس فتوے پر تصدیق و تصحیح مہری اپنی لکہدین - دو روز
کے بعد جب پہر مین حاضر خدمت ہوا معلوم ہوا کہ آپ نے مہر نہین فرمائی اوسوقت آپ سے وہ فتوی
مع روئداد لیکر آپکو سنایا آپ ہر سوال کے جواب کی تصدیق فرماتی جاتی تہے یہانتک کہ
متعلق اس قول قائل کے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی کی نسبت لکہا ہی کہ اگر اوس پر خیال کیا جائے کہ
فرض کو ممنوع اعتقاد کرنیوالا اور حرام کو حلال جاننے والا ہماری عقائد کی روسی کیسا ہی تو ایسا سخت
حکم نکلیگا کہ شرکت اسلامی بہی نہ رہیگی - جواب مین بعض الفاظ مثل ضلالت و بطالت و جہالت
کو آپ نے جو سخت بتائی آپکی مشورہ سے (چونکہ مجیب کیطرف سے مجاز تہا) کاٹ کر لفظ غلطی کا قائم
کر دیا اسیطرح اور جگہ بہی حسب حکم آپکی اصلاح کر دیگئی آپنے اپنی تصحیح و تصدیق مہری سے اوس فتوی
کو مزین کر دیا اور آپ کے سامنے مین نے بہی اون جوابات کی تصحیح و تصدیق لکہدی پہر یہ عرض
کیا کہ آپ ایک خط متضمن اصلاح اغلاط ندوہ کا ناظم صاحب کو ارسال فرمائین کہ مطابق تحقیق محققین
اہل سنت کی اصلاح اوسکی ضروری ہی اور شیعہ و غیر مقلدین و نیچریہ کو گنجایش وعظ و رکنیت جلسہ دینی

کی ندوین مجکو اگرچہ ناظم صاحب سے ملاقات نہین ہے مگر اونکی علم و ورع سے مجکو غالب امید ہے
کہ یہ اصلاح اغلاط ندوہ فرمادینگے آپ نے اسکو بہی قبول نہ فرمایا۔ اب اگر تکذیب ان سب امور
کی تحریر منسوبہ جناب والا مین شائع کیجاتی ہے اور نیز آپکی تحریرات کو جواب و فیصلہ اون خدشات
کا قرار دیا جاتا ہے جو یہ ہے اوس خط مطبوعہ مین مذکور ہین جو حکیم سید اسحاق حسین صاحب کی نام
ارسال کیا اور مطبوع بہی ہوگیا ہے۔ لہذا مین باعتماد علم و ورع جناب والا کی واسطے تسکین قلوب
مسلمین کی استدعا کرتا ہون کہ جناب والا مسجد مین تشریف فرما ہون اور مین قرآن مجید واسطے
زیادت اطمینان عوام اہل اسلام کے ہاتھ مین لیکر حال مذکور بیان کرون اگر میرا بیان آپکے نزدیک
بجا ہو تو آپ تصدیق فرمادین ورنہ آپ بہی قرآن عظیم ہاتھ مین لیکر تکذیب اوسکی عامہ مسلمین کے
سامنے اور دنیا بلا سنت کاذب اور ظہور حجۃ اللہ کی فرمادین اور مسلمانان حاضرین آمین فرمائین۔
محبوب کریم تعالی شانہ کے فضل و کرم سے امید قوی ہے کہ وہ امر حق اہل اسلام پر ظاہر فرمائیگا
واللہ یحق الحق وہو یہدی السبیل اور یہ خط مبارک اس عبارت مبارک پر ختم کیا گیا ہے
(اسکے جواب شافی کا طالب ہون اور آپ سے بواسطہ حق اسلام کے جو سب حقوق سے بڑا ہے
استدعا کرتا ہون اس معروضہ کا جواب اسوقت سے کہ صباح یکشنبہ ۲۸ ماہ شوال ہے آج
کی شام تک یا دس تحریرات تک مجکو عنایت ہو ورنہ سکوت لشاہد و قبول پر محمول ہوگا) فرمائیے
اگر مفتی صاحب ایجز اس قول ہین کہ مولانا مولوی عبد القادر صاحب نے میرے سامنے ایسے
سوالات پیش نہین کیے جنمین ندوہ پر اعتراض ہون سچے تھی تو کیون اس خط کا جواب نہ دیا کیون
سکوت محض کیا۔ حضرات مین جامع مسجد بریلی مین بہی حاضر تہا مینے اور ایک ہی کیا ہزارہا
آدمیون نے دیکہا کہ مفتی صاحب جامع مسجد سے نماز پڑہکر نہایت سرعت کیساتھ جلد چلے اور حضرت
مولانا عبد القادر صاحب بدایونی انہین امور کی تصدیق اور اسی نزاع کے تصفیہ کو مفتی صاحب
کے پیچہے چلے جاتے ہے مفتی صاحب کو آگے بڑہ کر اکثر لوگون نے روکا اور عرض کی کہ وہ دیکہیے مولوی عبد القا

صاحب انکے پاس آتے ہین آپ ذرا ٹھہر جاییے مفتی صاحب اس کہنے اور دیکھنے پر مقتضی اپنے
خلق کی ٹھہر جاتا کچھ قصد بھی کرتے مگر خدا جانے کیا حالت طاری تھی کہ ٹھہر نہ سکتی اور یا پیچھے تھی
ادھر میان امیرالدین صاحب شاگرد کی قوت جاذبہ مفتی صاحب کی قوت ماسکہ اور پکڑے
معطل کیے ہوے تھی تا بازار یہی معاملہ رہا آخر کار حضرت مولانا صاحب بدایونی جامع مسجد کو بس
تشریف لائے اور وعظ فرمایا اس معاملہ پر کئی ہزار مسلمانون کے قلوب مین جو اس وقت جامع
مسجد مین حاضر تھے مفتی صاحب کی طرف سے تزلزل آگیا جنھے مفتی صاحب کو علیگڈہ مین
بھی دیکھا اور ان کے خلق کی وسعت کو اپنی آنکھون سے معاینہ کیا ہے مفتی صاحب جب
کبھی بازار مین نکلے ہین اور کسی دکاندار نے سلام کیا ہے عام اس سے کہ وہ ہندو ہو یا
مسلمان تو کم سے کم ایک منٹ کے قریب توقف فرما کر اوسکی مزاج پرسی کی دلداری برلی پھر اس
مقام پر پہونچکر ہان ہان کے خلقی کمان مفتی صاحب اپنی اوسی حسن اخلاق پر ہین مگر افسوس اس لطف
طبع پر قہر ہوا کہ سیدہی سادی بزرگوار نے بعض کم رایون کے طعنون کے منشون کے کہنون کی
باتون مین آکر ندوہ محذولہ کی محبت جاہلیت مین شان گنوا کر جاودن وقائع صادقہ سے انکار کر دیا
اور ان خطوط مین کذب صریح و دروغ قبیح زبان قلم پر آگیا ادھر چالاک صاحبون نے دم مین لاکر
خطوط لکھوا کر فوراً چھاپ دیے صدق کا بھرم علم کا دھرم سب طشت از بام ہوگیے بقول ندوی
ع خط کی آتے ہی لفافہ کھل گیا ؛ اب ہاتھی کے دانت باہر نکلکر اندر کیونکر ہون ادھر
ہزار کی تنخواہ وہ شوکت وہ جاہ اخذتہ العزۃ بالاثم کی آفت آڑے آئی بات کی پیچ
نے رجوع کی تاب مٹائی ان وجوہ سے ناچار گریز لازم تھا گو پر مفتی آنکھین چار کرتے شرم
دامنگیر تھی اکے علماے ندوہ مین نے خوبی قسمت سے اصل فتوی بھی ان آنکھون دیکھا ہے
بین نے اون لفظونکو قلم زدہ بھی دیکھا جنکو مفتی صاحب نے خاطر عزیز مولوی محمد علیصاحب
ناظم کے لیے لٹوایا ہے مین نے اوسمین مجیب کا نام مولوی عبدالقدیر دیکھا ہے جسکی نسبت مفتی صاحب
فرماتے ہین۔ مجکو خوب یاد ہے کہ جوابات کے اخیر مین مولانا عبدالقادر صاحب کا نام لکھا تھا

نہ مولوی عبدالقدیر کا - بیتن نی اوس فتوے مین مولانا مولوی عبداللہ صاحب کی تصدیق
و تصحیح بھی لکھی دیکھی جو اونھون نی مفتی صاحب کی مواجہہ مین اونکی مہر کے بعد لکھی ہینے اوسمین
مفتی صاحب کی مہر بھی دیکھی جو اونھون نے فتوی پر ثبت کی - میرے پاس اسوقت وہ اصل
فتوے موجود ہے - اب فرمایئے مین کیا کرون اور جناب مفتی صاحبکی بابت مین کیا اعتقاد رکھون
ہی علمای ندوہ مین ان سب امور سے قطع نظر کر کی صرف ایک امر عرض کرنا چاہتا ہون یہ
تو واضح ہو چکا کہ فتوے مذکورہ منقولہ بلاشبہہ لفظاً لفظاً مفتی صاحب کا تصحیح و تصدیق کیا ہوا ہے،
جسکا خود انھین خطوط مین اونھون نی اقرار کیا ہی اب آپ حضرات اپنے ایمان و انصاف
سے ملاحظہ کرین اگر اسمین کتب ندوہ و اقوال اہل ندوہ سے مخالفت پائی جائے تو سمجھ
لیجیے کہ مفتی صاحب کے وہ انکارات کہ فتوے کو ندوی سے تعلق نہین فتوی سے ندوہ کو ضرر
نہین کیسی کھلی شوخ چشمی و بیشرمی کذب صریح مکابرہ قبیح ہی ورنہ وہ سچے اور الزام اولٹے
مین تمام کتب ندوہ کا کہان تک ذکر کرون سردست دہنے ہاتھ مین فتوای مصدقہ
مفتی صاحب لیجیے اور رو داد جلسہ دوم بائین ہاتھ پر رکھیے اور اسمین بھی فقط تمہید مولفہ ناظم صاحب
پر نظر ڈالیے اور دیکھیے کہ فتوی و تمہید مین کسقدر تخالف ہی ناظم صاحب اوس شخص کو
جو کلمہ طیبہ پر ایمان رکھے اور ہماری قبلہ کیطرف سجدہ کرے مسلمان اور مومن ہونے کا حکم فرماتی
ہین جسمین اجمال و اطلاق کی صاف صریح تفصیل و توضیح و تعمیم و تشریح اس رو داد کے حصہ مضامین
اربعہ رسالہ اتفاق سے ایسی جوش کے ساتھ ظاہر ہے جسمین ہوا خواہون کی تاویل تخصیص بناوٹ
لاوٹ کی گنجائش نہین ع ولن یصلح العطار ما افسد الدہر؛ اور فتوی مین پہلے ہی سوال
کے جواب مین تشریح ہے کہ ایمان نام ہی تصدیق جمیع ضروریات دین محمدی کا پس جو شخص ایک
امر کا بھی ضروریات دین محمدی سے مثل فرضیت صوم رمضان یا زکوۃ کے انکار کرے وہ قطعاً
کافر ہے اور جو اوسکو کافر نجانے وہ بھی کافر ہی اور مجرد کلمہ پڑھ لینے اور نماز ہماری قبلہ کیطرف

ادا کر لینے سے باوجود انکار ایک امر ضروری دینی کے بہی ہرگز اطلاق مسلمان ہونیکا شرعاً صحیح نہوگا۔ اور اسی بنا پر اور سوالون کے جواب مین لوگونکے کفر کی تصریح کر دی ہے جو ملائکہ کے وجود خارجی کا انکار کرتے ہین یا جنت و دوزخ کی حقیقت مطابق عقیدۂ عام اہل اسلام کا انکار رکہتے ہین یا کہتے ہین کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے قرآن کو متغیر کر دیا ہے یا حضور پر نور جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ تبلیغ دین مین تقیہ فرماتے تہے یا ائمۂ اہلبیت رضی اللہ تعالی عنہم انبیای سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل ہین وغیرہ وغیرہ۔ خیال کیجئے کہ ناظم ندوہ ان تمام لوگون کو اسلام مین داخل کرکے کونوا عباد اللہ اخوانا مین شامل کرتے ہین اور فتوے انکو اسلام سے خارج اور مسلمانونکی جماعت سے علحدہ کرتا ہے پہر فتوی مین تصریح ہے کہ خارجی رافضی وغیرہم تمام مبتدعین سے بغض رکہنے کا حکم ہے انکی توہین اور انکار ضروری ہے اور ناظم ندوہ جو کچہ تمہید مین انکی نسبت فرماتے ہین اور بزعم خود مسلمانون کو اولٹی ہدایت کرتے ہین وہ آپ حضرات خود دیکہہ سکتے ہین ناظم جی غیر مقلدین زمانہ کی نسبت فرماتے ہین انکا اختلاف مثل اختلاف حنفی شافعی کی ہے فتوی مین انکو گمراہ وخارج از اہلسنت قرار دیکر حوالہ کتاب فتح المبین کا کر دیا ہے جس سے غیر مقلدین کا مبتدع وبدمذہب ہونا بخوبی ثابت ہے اور سنیے فتوی کا ساتوان سوال تو خاص ناظم جی ہی کے قول پر مرتب ہوا ایک ذرا اسپر بہر نظر تازہ کر لیجیے۔

سوال جو شخص کہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی بلحاظ عملیات واعتقاد کے اسقدر مختلف ہین کہ اگر اوسپر خیال کیجیے تو شرکت اسلامی بہی نہ ہی اسلیے کہ ایک شئ حنفیہ کے یہان فرض یا واجب اور شافعیہ کے یہان حرام یا مکروہ ہے وبالعکس اور فرض کو ممنوع یا حرام کو حلال جاننے والا کافر ہوتا ہے فقط یہ قول اوسکا کیسا ہے۔

الجواب یہ قول محض غلط ہے ان چارون مذاہب مین اگرچہ فروع عملیہ کا اختلاف رحمت ہے مگر اصول اعتقادیہ مذہبیہ مین متفق ہین اور ایک دوسرے کو گمراہ نہین جانتا کما ہو مصرح فی کتبہم

اور یہ وہم کہ جب ایک مذہب میں ایک شے حرام ہے اور دوسرے مذہب والے اوسکو حلال کہتے ہیں
یا بالعکس، اور تحریم حلال یا تحلیل حرام مسئلزم کفر ہے یہ محض مغالطہ فاسد ہے کہ تحریم حلال و تحلیل
حرام سے اوسوقت کفر لازم آتا ہے جب حکم قطعی حلت یا حرمت کا شرعاً یا بالاجماع ضرورةً ثابت ہو
سو بحمد اللہ تعالی یہاں اوسکا نام و نشان تک بھی نہیں ہے اب ناظم جی کی عبارت ملاحظہ ہو جسکو
دیکھکر ہر شخص ذی اعتبار سمجھ لیگا کہ سوال میں جو شخص سے مراد کون تھا اور جب فتوی مفتی صاحب
بہ غلط گو غلط کار کون تھا بہ وہم پرست مغالطہ باز کون تھا بہ فاسد القول بدگفتار کون تھا ع
بھائی جانی ہے یہ دیکھو تو سرا پا کس پر؛ ناظم صاحب روئداد سال دوم صفحہ (۹) میں چھاپے ہیں ان چار
فریق (یعنے حنفی شافعی مالکی حنبلی) میں بہت کچھ اختلاف ہے ایک شے شافعیہ کے یہاں فرض یا
واجب ہے اور حنفیہ کے یہاں حرام یا مکروہ اسیطرح حنفیہ کے یہاں حرام و مکروہ ہے اور شافعیہ کے یہاں
حلال و مباح ہے۔ اب خیال کیجئے کہ بلحاظ عمل و اعتقاد دونوں کے کسقدر فرق ہے اگر اسپر خیال کیا
جاے کہ فرض کو ممنوع اعتقاد کرنیوالا اور حرام کو حلال جاننے والا ہماری عقائد کی رو سے کیسا ہے تو
ایسا سخت حکم نکلیگا کہ چاروں گروہ میں اسلامی شرکت بھی نہ رہیگی۔ اب ارشاد ہو کہ یہ فتوی
مخالف ندوہ کے ہے یا نہیں اس فتوے سے ندوہ کو ضرر پہنچتا ہے یا نہیں اس فتوی سے ناظم جی
کی نظم منظوم ہباءً منثورا ہوگئی یا نہیں اب کہئے مفتی صاحب کا فرمانا کہ ان جوابوں سے ندوہ کو کچھ ضرر
نہیں نہ اون میں ندوہ کا کچھ ذکر کسقدر ذی اصل ہے اور مفتی صاحب کے علم و فہم پر کیسا دھبا لگاتا ہے۔
(لطیفہ غیبیہ) ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ؛ بفضلہ تعالی ہمکو کچھ ضرورت فتوی و ندوہ
میں تخالف ثابت کرنیکی نہ رہی خود ناظم جی نے ندوہ و فتوے کی مخالفت تسلیم کرلی ناظم جی ذرا
نگاہ روبرو رکھیے یاد بھی ہے منشی مظہر الحق صاحب نعمانی ردولوی ممبر ندوہ کا آپکو خط لکھنا اور
اوسمیں انھیں مخالفوں کا بیان کرنا اور آپکا عاجز آکر یوں اوڑان گھائیاں بتانا کہ جناب مفتی صاحب
دام ظلہ کی فتوے کی نسبت جو آپنے لکھا ہے اسکے بارہ میں ہم اسوقت کچھ نہیں کہہ سکتا جب تک
کہ خاص اصلی مہری و دستخطی استفتا نہ دیکھوں کیونکہ مجکو اس مطبوعہ استفتاء پر اطمینان نہیں ہے تو

اسقدر جواب کافی ہے کہ تحریر بہ ملاحظہ جنکی فیض ہے ہزاروں علمائے اہلسنت ہیں موجود تکو ہیں ندوہ کی ضلالت تمامی اگر وہ اس تحریر کے موافق ندوہ کو سر ضلالت جانتے ہیں تو ہرگز الزام نہ لیتے ۔ حضرات ندوہ ذرا ناظم جی کی دیانت بھی ملاحظہ ہو منشی صاحب موصوف رکن جلیل ندوہ نے اپنے خطا میں جو ندوہ الفتاوے مجموعہ وکسب ندوہ کی ظاہر کئے ناظم صاحب سے استفسار کیا اور اپنی سلیمان کا رنج جتانا تھا اور کہا جواب میں حضرت فرمائی ہیں کہ مجھکو مطبوعہ استفتا پر اعتبار نہیں ۔ حالانکہ مفتی صاحب بہار دیگر خطوط میں بعض حضرات نے معاذ اللہ وہی اسمائی مظہر کر بار بار چھپوایا اور ہم نے بھی اس رسالہ میں انکی نقل کر چکا بار بار مکرر اس فتوے کی تصحیح و تصدیق کا صاف اقرار و اعلان ہیں ۔ اب دو حال سے خالی نہیں یا تو ناظم جی بادہ سر جوش ندوہ حق پوش سے ایسے مدہوش ہیں کہ ہاں اور نہ کی بھی تمیز نہیں یا دیدہ و دانستہ سائل کو انجان سمجھکر اس خیال سے کہ انہوں نے خطوط آتی صاحب کہاں دیکھے ہونگے ایسا جواب دیدیا واہ رے ندوے اور تیری دیانت کی خوبی ۵ آدمیان گم شدند ملک بہ ندوہ رسید ؛ انکہ مسکین عزیز یا بہ قدوہ رسید ؛ عجب عجب ہزار عجب کہ اس فتوے کے شائع ہونے پر وہ غیظ و غضب وہ مفتی صاحب سے خطوط کی طلب وہ انکی اخفا جوئی کے شور و شغب پھر مفتی صاحب خود بریلی میں تشریف لائے ناظم و منظوم و دیگر اراکین بریلی میں پانچ سات روز تک یکجا رہے مگر ناظم نے پوچھا نہ مفتی صاحب نے خود کہا فتوے کا کوئی ذکر آیا ہی نہیں کہ یہ کیسی خبر اڑی ہے یہاں ندوہ پر کیسی بنی ہے کیا آپ نے اسکی تصحیح کی

---

۵ ناظم جی دونوں پلے بھاری کئے ہوئے ہیں مولانا مصنف سلمہ اللہ تعالے نے صورت ندوہ کا کفا است دلائل جاہرہ سے ثابت فرمایا ۔ ظاہر عبارت ناظم پر لطمہ ہے اور اسقدر تو یقینی ہے کہ ناظم جی کو جو بن جب تو دل دماغ ہی سوز رہے پر خاک اڑانی گوارا کی کہ مجھے اس پر اطمینان نہیں اگر مفتی جی کا بہت دیوانے کی ناک سکتی تو ہی دست پاچہ کیوں ہوتے ع من ہمکنم ساسم سیران پاسارا ۔ محمد حسن رضا خان حسن قادری برکاتی ابو الحسینی بریلوی غفر اللہ تعالی لہ

ہند وستان میں ڈنکا بجا مگر اس میں کچھ پوچھ گچھ ہوئی ناچار بیچارے ناظم جی ابتک
شک کی اندھیریوں میں پڑے ہیں سے یکجہان جلبہ زبان گشت نگفتن باقی ست ظلمت
اربام فسادست و نہفتن باقی ست ہ اس بے انصافی اور ہٹ دھرمی کی بھی کوئی انتہا ہے
ہمکو تو ناظم صاحب سے آس نہ تھی کہ وہ ہمارا اطمینان فرماینگے جب اونکی دیانت و انصاف و
جوابدہی کی یہ حالت ہے کیا خوب سائل تو حضرت سے پوچھے کہ خدارا ان خرافات کا
جو ہوتے ہیں ہیں آپ کیا جواب دیتے ہیں حضرت صاف اوڑان گھائی بتا کر یہ بلا بھی مفتی
ہی صاحب کے سر ایسے ہیں ع بریں وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہ باقی رہی مفتی صاحب کی
ندوہ میں شرکت وہ کسی عاقل انصاف پسند کے نزدیک ہرگز قابل استدلال نہیں وہ عالم
ہیں علامۃ الدہر ہی کیا امام معصوم ہیں گئے گناہ کو گناہ جانکر اونکی شرکت محال ہے۔ دور کیون جائیے
انہیں معاملات میں جو متعدد استفتا حضرت سے ہوئے اور ایک کا بھی جواب نہ دیا گیا یہ اظہار حق
سے سکوت شرعاً گناہ نہیں۔ تماشے تو یہی استفتا کر دیکھیے کہ اون دینی ضروری سوالوں کے
جواب سے آپکا سکوت شرعاً کیسا تھا انصاف یہ ہے کہ مفتی صاحب جب تک ہمارے سوالات کے جواب
شافی دیکر اطمینان نفرماوین ہمارے نزدیک ایک ہمین کیا ہر عاقل حق طلب کے نزدیک بالکل
ساقط الاعتبار ہیں **لطف کا طرہ** یہ کہ مفتی صاحب نے اسپر بھی بس نکی جوش محبت و افراط
حمیت میں یہ بھی فرما دیا کہ مجکو اگر معلوم ہوتا کہ یہ سوالات و جوابات روداد جلسہ ندوۃ العلما منعقدہ لکھنؤ
کیے فسادات ظاہر کرنیکی متعلق ہین تو میں مہر نکرتا انا للہ وانا الیہ راجعون افسوس صد افسوس
ایک عالم متقی ہائیکورٹ دکن کا جج مفتی چودہ پندرہ سو روپیہ ماہوار کا نوکر عمر شریف بھی
اوپر ستر اور وہ خاص امر دینی میں یوں کہے کہ اگر میں جانتا کہ یہ مسئلہ فلان شخص کی متعلق ہے تو
ہرگز جواب نہ دیتا۔ اس قول کی شناعت جس حد تک ہے اوسکو ہر ذی عقل مسلمان خوب
سمجھتا ہے الغرض اس ندوۂ غیر مشروعہ کی صدارت اور بدمذہبوں کی ساتھ مخالطت و مجالست سے

مفتی صاحب باوصف علم و فضل و تورع و تقویٰ کے کیسے ممنوعات کثیرہ کے مرتکب ہوئے **اول** حق چھپایا
اور قرآن عظیم کے احکام قاہرہ کو دل سے بھلایا قال اللہ تعالیٰ و اذ اخذ اللہ میثاق الذین
اوتوا الکتب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ **دوم** خط مباہلہ میں اوسکی گواہی طلب بھی مفتی صاحب
نے اخفا کی اور حکم قرآن کی کچھ پروا کی قال اللہ تعالیٰ ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ
آثم قلبہ گواہی نہ چھپاؤ جو گواہی چھپائے اوسکا دل گنہگار ہے **سوم** بارہا ضروری استفتوں
کے جواب سے کنارہ کش ہوئے ساکت عن الحق نے عذاب روز حساب سے نہ ڈرے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سئل عن علم فکتمہ الجم یوم القیمۃ بلجام من نار جس سے
کوئی علمی بات پوچھی جائے وہ اوسے چھپائے قیامت کے دن اوسکو آگ کی لگام دیجائے **چہارم**
باطل کی اعانت کی اور بھلا دیا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان **پنجم**
ان خلاف حیا و امانت و مخالف صدق و دیانت خطوط کی مسلمانوں میں اشاعت پسند کی
اور یاد نہ کیا کہ رب جبار قہار فرماتا ہے ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا
لہم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ جو لوگ بری بات کا چرچا مسلمانوں میں پسند کرتے ہیں
اون کے لیے دکھ کی مار ہے دنیا و آخرت میں **ششم** بے قبول اصلاح و موافقت مذہب اہلسنت
ندوہ کی اپنی شرکت و صدارت سے بیچارے بے علم عوام کو فتنہ میں ڈالا اور یاد نہ آیا کہ عز مجدہ
جل وعلا نے فرمایا ان الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنت ثم لم یتوبوا فلہم عذاب جہنم ولہم
عذاب الحریق بیشک جن لوگوں نے فتنہ میں ڈالا مسلمان مردوں اور عورتوں کو پھر توبہ
نہ کی اونکے لیے جہنم کا عذاب ہے اور اون کے لیے آگ کی مار ہے **ہفتم** کلمات خبیثہ شنیعہ مخالف مذہب
اہلسنت ندوہ کی لکچروں نداؤں میں سنے اور پی گئے باوصف قدرت و صدارت نہی عن المنکر
سے باز رہے اور بھلا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کلا واللہ لتأمرن
بالمعروف ولتنہون عن المنکر ولتأخذن علی ید الظالم ولتأطرنہ علی الحق اطرا
او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم یلعنکم کما لعنہم نہیں نہیں خدا کی قسم بالضرور تم

بھلی بات کا حکم دو گے اور بری بات سے روکو گے اور ظالم کا ہاتھ پکڑو گے اور حق کی طرف مائل
کرو گے یا بیشک اللہ تعالی تمہارے اون کے دل ایک سے کرکے پھر لعنت کرے گا۔ جیسے
اونہی پر حرکت کے باعث بنی اسرائیل کی بیمار لعنت فرمائی ہے ششم بد مذہبوں گمراہوں
کی تعریف و تعظیم کرنے کرانی ہے اور غضب جبار کا کچھ خیال و لحاظ نہ لائے۔ یہان تک کہ
خود ابھی فرانس سے نصرانی پادری تخت علمائے دین پر بٹھائی اور نہ سمجھے کہ حدیث میں ہے
من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام جسنے بدمذہب کی توقیر کی
اوسنے دین اسلام کو ڈھانے میں مدد دی دوسری حدیث میں ہے اذا مدح الفاسق
غضب الرب واهتز العرش جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب عزوجل غضب فرماتا اور
عرش الہی ہل جاتا ہے۔ ہفتم جھوٹ بولتے نہ ایک مرتبہ بلکہ صد بار یہ کہ میرے سامنے ندوہ
کا کچھ ذکر نہوا یہ کہ فتوی کے آخر میں مولوی محمد عبد القادر صاحب کا نام نہانہ مولوی عبد القدیر
کا یہ کہ مولوی عبد القادر صاحب پہلے میری رسالہ سے اسی سوالات میں جنمیں ندوہ پر اعتراض
ہوں یہ کہ ندوہ کا ان سوالات وجوابات میں کچھ ذکر نہیں یہ کہ ان جوابوں سے ندوہ
کو کچھ ضرر نہیں پہنچتا جھوٹ بولنا خصوصا امر اہم دینی میں اگرچہ ندوہ کے نزدیک صغیرہ ہو
مگر ہر عاقل اوسے سخت ننگ ناک عیب جانتا ہے اور قرآن مجید میں تو یون ارشاد ہے
نجعل لعنت الله علی الکذبین ہم خدا کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر ڈہم اپنا تو گناہ اوسنے

له جس الہی لاکھ لاکر یہ ندوہ کا تخت تو کالوں گوروں رافضیوں پادریوں رنگ برنگ کے بد مذہبوں
کا فردن کی گنگا جمنی جلوہ نسیں مرصع ہو گیا ان جھوٹوں و داغیوں کی کثرت سے ایکی جسا ہوں تو تخت طاوسی بن
پھر کیا ہے بس خلعت سلطنت تیموری پائی اور آخر انکی ایک بڑی جنرل رکن کہ ندوہ کے دائرہ میں پاؤں توڑ کے بیٹھے
ہیں دہلی میں تیمور کہلاتے ہیں حضرت کو دوسرا لقب یہی جب کوئی پوچھے کہ اہل السنة منکم ام من اہل السنة ابا سیا
ہے یا اہل سنت کا صاف جواب ... سنا ہے کہ منا منا منا ہمارا ہمارا ہمارا ۱۲ احمد رضا عفی عنہ

بڑے حامی سنت ماحی بدعت رکن عظیم دین وملت عالم حامی مولانا مولوی عبدالقادر صاحب
بدایونی پر معاذاللہ کذب وفریب کی تہمت یعنے جھوٹ بھی بولے اور جھٹلایا بھی ۔ اور یہ بھول
گئے کہ رب العزۃ تقدس وتعالیٰ فرماتا ہے ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا
فقد احتمل بہتانا واثما مبینا یعنی جو کمائے گناہ یا خطا پھر اوسکی تہمت رکھے کسی ناکردہ گناہ پر اوسنے
بہتان اوٹھایا اور صریح گناہ لیے علمائے ندوہ نے جو کچھ آپکے حضور میں عرض کیا ہے یہ میرے
اجمالی خیالات ہیں حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں شدت عقیدت وکثرت محبت کے
سبب میں مجبور ہوں کہ جب ان امور پر خیال کرتا ہوں چاروں طرف سے غم والم کی گھنگھور گھٹا امڈ
کر دلپر چھا جاتی ہے عجیب نہیں کہ ایسی حالت میں مقتضا ے شدت محبت دو ایک لفظ تحت
زبان قلم پر آگئے ہوں کہ جسقدر محبت وعقیدت زائد ہے اوسی قدر ایسی باتوں سے تاثر
وصدمہ زیادہ تو میں امید کرتا ہوں کہ کوئی لفظ ایسا دیکھیں تو اوسکو ایک سچے محب دلدادہ
کی طرف سے **واسوخت** تصور فرمائیں جسمیں وہ غم حبیب وغصہ رقیب کے باعث خدا جانے
کیا کیا کچھ کہجاتا ہے اگرچہ بہت کمسن نہ الحمد للہ ہے کہ دن تو ضرور سمجھ لیتا ہے کہ یہ نیاز عاشقانہ ہے نہ اظہار
مخالفت نہ کہ ماشاءاللہ محبوب جہاندیدہ ہفتاد سالہ رسیدہ ہے کہ شرعی اعتراض اونکے بیان میں
تو ضرور مجبوری ومعذوری ہے ۔ آپ ہی فرمائیے کہ جب حضرت مفتی صاحب سے امور
ممنوعہ شرعیہ کا ارتکاب ہوا تو میں اوسکو کن لفظوں میں ادا کروں بقسم عرض کرتا ہوں کہ میرے دل میں اسوقت
تک اپنے مقدس ومبارک مفتی صاحب کی نسبت یہ خیال باقی ہے کہ اگر سبب ہے کوئی
شخص مشہور وحضار واقعہ مثل جناب **نواب رحمت اللہ خان صاحب** وجناب
نواب سید خواجہ اسد اللہ خان صاحب رفاعی اکابر محلہ علیپورہ شہر حیدرآباد
وجناب **خواجہ محمد عبداللہ صاحب** دہلوی مصنف عذرہ مقیم حیدرآباد محلہ یاقوت پورہ
وجناب **مولانا مولوی حکیم محمد عبدالقیوم** صاحب بدایونی نزیل سکندرآباد دکن و
جناب **مولانا مولوی محمد عبدالرزاق** صاحب مکی حیدرآبادی مصنف حشوہ وغیرہم مسلمین

معزز ان کے مجمع میں جناب مفتی صاحب سے اس واقعہ کی نسبت سوال کیا گیا کہ آنکو حضرت مولینا
بدایونی کی کتاب ردِ بنادِ جلسہ منعقدہ لکھنؤ دکھائی گئی یا نہیں اور مولوی محمد یعقوب صاحب
ناظم کی زبادستون کو جو ادعنوان سے تمہید کتاب مذکور میں کی ہیں ملاحظہ کرایا تھا یا نہیں اور
اوس کا نمبر ۱۱ سوال جو اسکے بیچ میں مندرج تھا یا نہیں اور اوس کے جواب میں سے
اصل الفاظ کے سبحان آپ نے کٹوا دیے یا نہیں تو حضرت مفتی صاحب ضرور امر حق کا اظہار
فرمائینگے اور خدا نا کردہ اگر اصرار نہ ہوئیگے ان سوالات سے بھی میری غرض یہ ہے کہ جو بزرگوار
میری ہدایت چاہتے تھے کیو آخر اس رسالہ کا جواب تحریر فرمادین اونکو چاہیے کہ وہ میرے ان
سوالات کا جواب بھی حضرت مفتی صاحب قبلہ سے لیکر اپنی تحریر میں شامل فرمادیں ۔
حضرت مفتی صاحب کے مفتی صاحب مجھ حضرت بابرکت صاحبزادہ والا مرتبت جناب
مولانا مولوی سید ابو المحمود احمد اشرف اشرفی دام مجدہم السامی کی نسبت بھی یہی وثوق
ہے کہ بحول اللہ تعالیٰ ہرگز خلاف واقع شہادت نہ دینگے مولانا اشرفی بھی اس واقعہ کیوقت
حاضر جلسہ تھے گو وہ مفتی صاحب کے شاگرد رشید اور اب بھی اون کے پاس حیدرآباد میں
مقیم ہیں مگر حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر چشتی سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معزز و مبارک
نسبت اور بالخصوص اعلیحضرت سید السادات قطب السادات حضور پرنور سیدنا غوث
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاک مبارک مقدس خون جو انکی رگ و پے میں ساری ہے مولانا
ممدوح دام بالفتوح کو جھوٹ نہ بولنے دیگا اور حضرت مفتی صاحب کے تلمذ پر ضرور
غالب آئیگا اگرچہ زمانہ حال کی ہوا نے بڑے بڑے مقدسوں کیطرف سے مایوس کر دیا
ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ والحمد للہ اولاً و آخراً والصلاۃ والسلام علی
سید المرسلین محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۔ آمین آمین آمین ؛

فقیر سید اخلاص حسین سہسوانی چشتی ۔

نظامی قمری بتاریخ ۱۳ ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ بانطباع رسید